امام ابو حنیفہؒ انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن کے تناظر میں

Abu Hanifah in the light of Encyclopedia of Religion

حافظ محمد ابرار اللہ[i] ڈاکٹر حافظ محمد ارشاد اللہ[ii]

Abstract

The Encyclopedia of Religion by Lindsay Jones (ED), first published in 1987, and it has 15 volumes. The second edition published in 2005 contains "well more five hundred fresh topics, almost one thousand completely new articles, and 1.5 million additional words than the unique. Imam Abu Hanifah is one of them. Better identified as `Imam-e-`Adham' (The Greatest Imam), or by his kunyah Abu Hanifah, Nu'man ibn Thabit was born in the town of Kufa in the year 80 A.H . Born into a people of tradesmen, the Imam's relations were of Persian source as well as descending from the gracious Prophet' s (saw) Companion Salman al-Farsi (ra).

Imam Abu Hanifah's father, Thabit had met in Kufa Imam `Ali Ibn Abi Talib (ra) who made dua for him as well as his offspring, and several say that Abu Hanifah was a product of this dua. At the age of 20, Imam Abu Hanifah twisted his awareness towards the chase of advancing his Islamic information. Imam Abu Hanifah benefited from nearly 4,000 Sheikhs. The Great Imam died in Baghdad in 150 A.H at the age of seventy The city Qadi washed his body, and kept repeating:"By God, you were the greatest faqih and the most pious man of our time. By the time the bathing was finished, so many people had assembled that the funeral

i پی ایچ۔ڈی سکالر شیخ زائد اسلامک سنٹر، یونیورسٹی آف پشاور

ii اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ تعلیم، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان

prayer was performed attended by fifty thousand people.

Key words: *Encyclopedia, Religion, Imam-e-`Adham' Salman al-Farsi (ra)*

انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن کا تعارف

اس وقت دنیا کی کئی زبانوں میں مختلف علوم کے مرتب شدہ انسائیکلوپیڈیا ملتے ہیں مثلاً انسائیکلوپیڈیا آف امریکہ، انسائیکلوپیڈیا آف بریٹانیکا، انسائیکلوپیڈیا آف ایجوکیشن، انسائیکلوپیڈیا آف فلاسفی، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام، انسائیکلوپیڈیا آف ورلڈ ہسٹری، انسائیکلوپیڈیا آف پاکستانیکا، انسائیکلو پیڈیا آف ریسرچ اینڈ ڈیزائن، اردو دائرۃ المعارف اور بہت سے دیگر انسائیکلوپیڈیا مرتب کئے گئے ہیں۔انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق جدید مذہبی معلومات پر مشتمل ہے۔انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن یا مذہب کا دائرۃ المعارف موسوعہ پہلی دفعہ 1987 میں امریکہ سے شائع ہوا۔اس کے مرتب کرنے میں تین ہزار سے زائد محققین و مؤلفین کے علمی کاوشوں کو انگریزی حروف تہجی کے ترتیب سے شامل کیا گیا ہے۔

1. امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن کے بیانات اور ان کا جائزہ:

ABU Hanifah AH 80 .150 more fully abu hanifah al Nouman Ibn Thabit Zuta, theologian, Jurist, and founder of the first of the four orthodox schools of law in Sunni Islam[1].

"(امام) ابو حنیفہؒ (۸۰ھ/۶۹۹ء-۱۵۰ھ/۷۶۷ء) ان کا پورا نام ابو حنیفہ النعمان ابن ثابت ابن زوطا ہے۔ مذہبی عالم، قانون دان اور سُنی اسلام کے چار مکاتب فقہ میں سے پہلے کے بانی تھے۔"

امام اعظم ابو حنیفہؒ کی ولادت انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن کے مطابق ۸۰ھ ہے۔ جو کہ حقیقت پر مبنی ہے۔اس کی تائید محمد علی کاندھلوی کے اس بیان سے بھی ہوتی ہیں:

"ابو حنیفہؒ کی پیدائش ۸۰ھ/ ۶۹۹ء کو کوفہ میں ہوئی[2]۔"

ابن حجر مکیؒ بھی اس تاریخ پیدائش کی تائید کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں:

الاکثر علی انہ ولد سنۃ ثمانین باالکوفۃ[3]

اسی طرح ولادت کے متعلق اُن کے پوتے اسماعیل بن حماد کا بیان ہے:

ولد جدی سبعة ثمانین[4]

اربابِ سیر میں سے ایک گروہ نے اس ۸۰ھ کو زیادہ ترجیح دی ہے، کیونکہ ان کے پوتے اپنے دادا کے نسب کو سب سے زیادہ جانتے ہیں[5]۔

2. انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن رقم طراز ہیں:

Abu H anıfah al-NuEman ibn Thabit ibn Zuta

تنقید

انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن نے آپ کو زوطی لکھا ہے۔امام صاحب کے پوتے اسماعیل بن حماد نے سلسلہ نسب یہ بیان کیا ہے:

نعمان بن ثابت بن نعمان بن المرزبان[6]

پھر امام صاحب کا اسم گرامی نعمان تھا، کنیت ابو حنیفہؒ تھی، اور لقب امام اعظم تھا، ان کے والد کا نام ثابت ہے۔ مورخ ابن خلکان نے امام صاحب کا سلسلہ نسب اس طرح بیان کیا ہے۔

ابو حنیفة النعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ[7]

توضیح

یہ مرزبان اور زوطی دونوں صحیح ہیں، انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن نے صرف زوطی کا ذکر کیا ہے۔ مرزبان کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اسماعیل نے جس شخص کو نعمان کہا ہے ابن خلکان نے اس ہی شخص کو زوطی کہا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جو شخصیت قبل اسلام زوطی ہے۔ وہ بعد الاسلام نعمان ہے۔اس طرح جس شخص کا نام "ماہ" ہے وہی مرزبان ہے۔اسی نسب نامے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپؒ عجمی تھے۔

ابن حجر مکی لکھتے ہیں:

"مرزبان آزاد فارسی نشزدار ئیس کو کہتے ہیں اور فارس سے مراد عجم قوم ہی ہے۔اور اکثر کا قول یہی ہے کہ امام صاحب کے دادا فارسی ہی تھے[8]۔"

کوفہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہؓ کے خلافت کا زمانہ تھا، نعمان (زوطی یا مرزبان) صاحب حیثیت آدمی تھے، اس وجہ سے ان کا دربار خلافت میں آنا جانا تھا، ایک دن امام صاحب کے دادا نے حضرت علی کی خدمت میں فالوزج (شاہی حلوہ) بطور ہدیہ پیش کیا۔ اس زمانے میں فالوزج صرف اہل ثروت لوگوں کی دستر خوان کی زینت بنتا تھا، پھر نعمان (زوطی یا مرزبان) نے اپنے بیٹے ثابت کو حضرت علیؓ کی خدمت میں پیش کیا، انہوں نے بزرگانہ شفقت فرماتے ہوئے ان کے اولاد کے حق میں دعائے خیر فرمائی، جس کا ثمر امام ابو حنیفہؒ ہیں[9]۔

فقہ حنفی کے بانی امام اعظم ابو حنیفہؒ کی کنیت ابو حنیفہ ہے۔ جو ان کے نام سے زیادہ مشہور ہے۔ امام صاحب کے کسی بھی اولاد کا نام حنیفہ نہیں ہے[10]۔

3. انسائیکلوپیڈیا کے مطابق امام صاحبؒ نے اپنی کنیت ابو حنیفہؒ اسی وجہ سے اختیار کی، کہ وہ باطل ادیان کو چھوڑ کر دین حق کا ماننے والا تھا[11]۔

تنقید

انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن نے لکھا ہے کہ ان کے دادا آزاد کردہ غلام تھے۔ جو کہ انہوں نے غلطی کی ہے۔ حالانکہ مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے۔ کہ انہوں نے کبھی غلامی کا دور نہیں پایا ہے۔
انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن رقم طراز ہیں:

His grandfather was a freed slave from Kabul

امام صاحبؒ کو قبیلہ تمیم سے ولاء کی وجہ سے تمیمی کہا جاتا ہے، اس لیئے کہتے ہیں، کہ میں اسماعیل بن حماد بن ثابت بن نعمان بن مرزبان ابناء فارس سے ہوں، اور ہم آزاد تھے، اور آزاد پیدا ہوئے ہیں، اور واللہ ہمارے خاندان پر کبھی غلامی کا دور نہیں گزرا ہے[12]۔

زوطی کا غلام ہونا ثابت ہو تو کچھ عار نہیں لیکن تاریخی شہادت اس کے خلاف ہیں اور امام کے نسب میں اور بھی اختلاف ہے۔ ابو مطیع نے ان کو نسل عرب سے شمار کیا ہے۔ اور سلسلہ نسب یوں بتاتا ہے۔ نعمان بن ثابت بن زوطی بن تکئی بن زید بن اسد بن راشد انصاری، حافظ ابو اسحاق نے شجرہ نسب کے متعلق یہ روایت نقل کی ہے۔ نعمان بن ثابت بن کاؤس بن ہرمز بن بہرام، زوطی

کے مقام سکونت میں بھی اختلاف ہے۔اور یہ اختلاف ضرور ہونی چاہیئے تھی، زوطی پہلے جب عرب میں آئے ہونگے تو برسوں تک ان کی حالات میں بیگانگی رہی ہوگی، لوگوں کو ان کے حالات کے ساتھ تعلق نہ ہوا ہوگا، اور ہوگا تو زبان کی اجنبیت کی وجہ سے صحیح حالات معلوم نہ ہو سکے ہونگے معاشرت کی ضرورتوں نے زوطی کو مجبور کیا ہوگا کہ وہاں کے رہنے والوں سے دوستانہ تعلق پیدا کریں یہ طریقہ عرب میں غلام کو بھی کہتے ہیں، اس طرح لفظی مشارکت سے بعضوں نے زوطی کو غلام سمجھ لیا[13]۔

4. انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن رقم طراز ہیں:

They were arrested in Kabul

تنقید

انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن کا یہ بیان کہ وہ کابل سے گرفتار ہو کر آئے، یہ بھی غلطی پر مبنی ہے۔

یہ قصہ بھی محض جھوٹ کے سوا اور کچھ نہیں ہے، کہ وہ کابل سے گرفتار ہو کر آئے تھے۔ زوطی کے باپ دادا کے نام فارسی زبان کے ہیں، خود امام ابو حنیفہؒ کی نسبت ثابت ہے، کہ وہ خاندانی حیثیت سے فارسی زبان جانتے تھے، اور یہ بات ظاہر ہے، کہ کابل کی زبان فارسی نہیں تھی[14]۔

5. انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن نے امام صاحب کے تجارت کا تذکرہ کیا ہے، جو صحیح ہے کہ وہ ریشمی کپڑے کا کاروبار کیا کرتے تھے۔

امام اعظم پیشے کے لحاظ سے ریشمی کپڑے کی تجارت کیا کرتے تھے۔ بڑے بڑے تاجروں سے لین دین ہوتا تھا۔ اور امام صاحب کی تجارت بھی ایمانداری اور دیانتداری کی وجہ سے کافی وسیع تھی، متعدد شہروں میں مال دیا کرتے، لیکن اتنے وسیع کاروبار کے باجود حرام کا ایک پیسہ نہیں لیتے تھے۔ ایک دن اس طرح ہوا کہ ایک عورت آپؒ کے پاس ایک ریشمی کپڑے لے کر آئی جب آپ نے کپڑے کی قیمت پوچھی تو اس نے ۱۰۰ سو بتائے۔ آپؒ نے فرمایا کہ یہ جو قیمت آپ نے بتائی ہے۔ یہ انتہائی کم ہے۔ اور آپ کا کپڑا زیادہ پیسوں کا ہے۔ وہ عورت اس کو مذاق سمجھ گئی، لیکن اسرار کے بعد قیمت بڑھاتے بڑھاتے چار سو تک پہنچ گئی، تب آپؒ نے پانچ سو ادا کر دیئے[15]۔

تجارت کے ساتھ ساتھ قاضی ابو یوسف فرماتے ہیں کہ امام اعظمؒ درمیانہ قد تھے، نہ لمبے قد والے اور نہ چھوٹے قد والے، نہایت پر سکون اور شیرین بیانی سے بات کرتے تھے[16]۔

ایک دفعہ امام اعظمؒ تجارت کے غرض سے بازار جارہے تھے کہ راستے میں امام شعبیؒ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے پوچھا، میرے بیٹے آپ کہاں جارہے ہیں آپؒ نے جواب دیا کہ بازار جارہا ہوں، انہوں نے آپؒ کے چہرے پر علمی سعادت کے آثار دیکھے، تو فرمانے لگے کہ تم علماء کے دُروس میں کیوں نہیں بیٹھتے، پھر شعبیؒ نے فرمایا:

فقال لی لاتفصل وعلیک باالنظر فی العلم ومجالسة العلماء فانی اری وفیک یقظة وحرکة[17]

"تم علماء کی مجلس میں بیٹھا کرو کیونکہ میں تمہارے چہرے پر علم کے آثار دیکھ رہا ہوں۔"

ایک دن ایک عورت امام اعظمؒ کے ہاں حاضر ہوئی اور پوچھا کہ اگر ایک شوہر اپنی بیوی کو سنت کے مطابق طلاق دینا چاہے تو کس طرح دے گا؟ آپؒ نے فرمایا کہ یہ مسئلہ حمادؒ سے پوچھ لیں اور جو جواب وہ دے، مجھے بھی بتادیں حمادؒ نے اسے جواب دیا کہ شوہر اسے طہر میں طلاق دے جس طہر میں عورت سے جماع نہ کیا ہو، اور پھر اسے چھوڑ دے، پھر جب یہ عورت تیسری دفعہ حیض کے بعد غسل کریگی، تو نکاح کے لئے آزاد ہو جائے گی، اس ہی فقہی مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے، امام اعظمؒ نے حماد کے حلقہ درس کو اپنانے کی سخت ضرورت محسوس کی[18]۔

6. انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن رقم طراز ہیں:

His principal Teacher was Hammad ibn Abı Sulayman

چونکہ انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن حماد ابن ابی سلیمان کو پرنسپل ٹیچر کہتی ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہے۔ کہ امام اعظمؒ کے اساتذہ کرام کو شمار کرنا کافی مشکل ہے، حافظ ابن حجر عسقلانیؒ ان کے اساتذہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں:

عطاء بن ابی رباح ،عاصم بن ابی النجود، علقمه بن مرثد، حماد بن ابی سلیمان،حکم بن عتبه سلمه بن کهیل ذیاد بن مسروق ثوری، عدی بن ثابت

الانصاری، عطیه بن سعید کوفی ،ابو سفیان سعدی التحیٰی سعید انصری وھشام بن عروۃ[19]

حافظ ذہبیؒ بھی حماد بن سلیمانؒ کے پرنسپل ٹیچر ہونے سے انکار کرتے ہیں اور وہ پرنسپل ٹیچر امام شعبیؒ کو قرار دیتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

وَھُوَ الاکبر شیخ لابی حنیفة

" وہ ابو حنیفہ کے سب سے بڑے استاد تھے۔"

یزید بن ہارون بھی اس بات کے قائل ہیں:

مارایت احداً اعلم بحدیث اھل الکوفة والبصرة والحجاز من الشبعی[20]

" میں نے اہل کوفہ بصرہ اور حجاز میں امام شعبی سے بڑھ کہ کوئی عالم نہیں دیکھا۔"

حافظ ذہبی نے امام اعظمؒ کے اساتذہ کرام میں عمرو ابن دینارؒ اور ابو اسحاقؒ کا بھی ذکر کیا ہے[21]۔

اپنے استاد محترم حمادؒ کی غیر موجودگی میں ساٹھ ایسے مسئلے تھے کہ جن کہ متعلق آپؒ نے فتوی دیا، جب حمادؒ واپس آئے، تو چالیس مسائل کو قبول کیا گیا، جب کہ ۲۰ میں اصلاح کی۔ تاہم امام اعظمؒ نے حمادؒ کے دروس کو نہیں چھوڑا[22]۔

7. انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن رقم طراز ہیں:

Abu hanıfah was murjia'

انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن نے امام اعظمؒ کو مرجئۃ قرار دیا ہے کہ وہ مرجئۃ کے حامی ہیں، لیکن انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن کو مرجئۃ السنۃ کے اصطلاح کا علم نہیں ہے۔ اس لیئے امام ابو حنیفہؒ کو اس گمراہ فرقے مرجئۃ میں ڈال دیا ہے۔ اس وجہ سے لازم ہے کہ مرجئۃ السنۃ اور مرجئۃ مبتدعۃ میں تفریق کی جائے، اور انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن کے اس الزام کی بھی تردید ہو سکے۔ مرجئۃ السنۃ کے مطابق گناہ گار لوگوں کو ان کے گناہوں کے مطابق سزا دی جائے گی، اور وہ دائمی دوزخی نہیں ہیں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ بغیر سزا ان کی مغفرت کریں اکثر فقہاء اور محدثین اس زمرے میں شامل ہے۔ مرجئۃ البدعۃ وہ فرقہ ہے، کہ ایمان کی موجودگی میں گناہوں سے کچھ نہیں ہوتا ہے جس طرح کافر کے

نیک عمل سے اسے کچھ نہیں ملتا، کثیر علماء کی رو سے یہی فرقہ مرجئہ کے نام سے مخصوص ہے۔ اور یہ باطل فرقہ ہے[23]۔

شرح فقہ الاکبر میں ملا علی قاریؒ امام ابو حنیفہؒ کے متعلق بیان کرتے ہیں:

"کبیرہ گناہوں کے ارتکاب کا معاملہ امام ابو حنیفہؒ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیتے تھے۔ اس وجہ سے امام ابو حنیفہ کو مرجئہ کہا جاتا تھا۔ اور ارجاء کے معنی موخر کر دینے کے ہیں[24]۔"

امام ابو حنیفہؒ اپنے اس عقیدہ کو ارجاء بیان کرتے ہیں۔

ابو مقاتلؒ بیان کرتے ہیں:

"میں نے خود امام ابو حنیفہ سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کہ ہمارے ہاں تین طرح کے لوگ ہیں، ایک انبیاء کرام جو جنتی ہیں۔ دوسرے مشرک لوگ جس کے جہنمی ہونے پر ہم گواہی دیتے ہیں اور ایمان والے لوگ جن میں ہم توقف اختیار کر رہے ہیں، اور ان میں سے نہ کسی کو جہنمی کہتے ہیں، اور نہ کسی کو جنتی، البتہ ان کے متعلق دوزخ کا خوف اور جنت کی امید رکھتے ہیں[25]۔"

فرقہ مرجئہ مبتدعہ کے عقائد کو ملا علی قاریؒ نے اس طرح بیان کیا ہے:

"یہ قدریہ سے جدا ایک فرقہ ہے۔ ان کے عقیدے کے مطابق ایمان لانے کے بعد انسان کسی گناہ پر مجرم نہیں بن سکتا، جس طرح کفر کے بعد کوئی نیکی قابل قبول نہیں ہوتی، ان کا یہ عقیدہ ہے، کہ کسی بھی گناہ کبیرہ پر مسلمان کو عذاب نہیں دیا جائے گا، پس ارجاء اہل سنت والے اور ارجاء اہل بدعت والے میں کیا نسبت ہے[26]۔"

علامہ جلال الدین سیوطیؒ عقیدہ ارجاء کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں:

"اہل سنت کا ارجاء اور اہل ضلالت کا ارجاء دو قسم کے ارجاء ہیں۔ مرجئہ اہل السنہ میں امام ابو حنیفہؒ ان کے تلامذہ، اور اساتذہ اور چند محدثین کو اس میں شمار کیا جا سکتا ہے نہ کہ مرجئہ اہل ضلالت میں شمار کیا جائے[27]۔"

اس طرح امام ابو حنیفہؒ کے فرقہ مرجئہ میں ہونے کی تردید اس عبارت سے بھی ثابت ہے۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مرجئہ عقیدے کے دو گروہ ہوگئے تھے۔ خوارج کے برعکس ان کا بڑا نظریہ یہ تھا کہ ایمان خراب نہیں ہوتا اور دوسرا نظریہ یہ تھا اگر ایمان باقی ہو تو گناہ لغزش کا درجہ پاتی

ہے۔ انکار یا کفر کا نہیں، اس لیئے گناہ پر سزا موجود ہے۔ مگر کفر لازم نہیں آتا اور مصنفین قدیم نے مرجئہ کو مختلف گروہوں میں تقسیم کیا ہے اور ان کے درمیان اختلافات کو بھی ذکر کیا ہے[28]۔

اسی طرح مقالات الاسلامیین میں امام ابوالحسن اشعری نے مرجئہ کو بیان کیا ہے:

"امام ابو حنیفہؒ کو مرجئہ کے نویں فرقے میں شمار کیا جاتا ہے، اور ان کے نزدیک جو چیزیں ایمان میں داخل ہیں۔ اللہ کا اقرار کرنا۔ انبیاء کی معرفت اور ان پر جو چیزیں اللہ کی طرف سے نازل ہوئی ہو، اس کا اقرار کرنا لازم ہے۔ ابو حنیفہؒ کی یہ بھی رائے ہے کہ نہ تو ایمان میں کمی اور زیادتی ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہم کسی کے متعلق یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس شخص کا ایمان دوسرے سے زیادہ ہے[29]۔"

اس طرح ارجاء کا مفہوم علامہ عبدالکریم شہرستانیؒ واضح کرتے ہیں:

"ہم ارجاء کے دو معنی لے سکتے ہیں۔ موخر کرنا، قرآن حکیم میں بیان ہے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو مہلت دی جائے یہ انہوں نے کہا تھا۔ مطلب یہ کے ان کے متعلق فیصلہ کرنے میں تاخیر سے کام لی جائے۔ جب کہ بعض کے نزدیک ارجاء یہ ہے کہ کبیرہ گناہوں کے کرنے والے کا فیصلہ قیامت پر چھوڑی جائے، اور دنیا میں اس پر جہنمی اور جنتی ہونے کا فیصلہ نہیں لگانا چاہیئے اور بعض کہتے ہیں کہ ارجاء کا مطلب یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ کو پہلا خلیفہ نہیں بلکہ چوتھا مانا جائے[30]۔"

چنانچہ مرجئہ اہل سنت اور اہل ضلالت میں فرق واضح ہے اور امام ابو حنیفہؒ مرجئہ میں سے نہیں تھے جس مرجئہ کا مطلب عام الفاظ میں لیا جاتا ہے۔

منصور نے امام اعظمؒ کو ۱۴۶ھ میں قید کیا۔ لیکن اس حالت میں اس کو ان کی طرف سے اطمینان نہ تھا، بغداد دارالخلافہ ہونے کی وجہ سے علوم وفنون کا مرکز بن گیا تھا۔ قید کی حالت نے ان کے اثر اور قبول عام کو کم کرنے کی بجائے اور زیادہ کر دیا تھا۔ بغداد کی علمی جماعت امام صاحب سے بہت خلوص رکھتی تھی۔ فقہ حنفی کے دست بازو امام محمد نے قید خانے میں ان سے تعلیم پائی۔ منصور کو امام صاحب کی طرف سے جو اندیشہ تھا۔ وہ قید خانہ کی حالت میں بھی باقی رہا۔ جس کی آخری تدبیر یہ

تھی، کہ بے خبری میں ان کو زہر دلوا دیا۔ جب ان کو زہر کا اثر محسوس ہوا۔ تو سجدہ کیا اور اسی حالت میں وفات پائی[31]۔

امام صاحب نے ۱۵۰ھ میں وفات پائی اور مرنے کی خبر سے سارا بغداد امنڈ آیا۔ قاضی شہر حسن بن عمارہ نے غسل دیا، نہلاتے اور کہتے جاتے واللہ تم سب سے بڑی فقیہ بڑے عابد و بڑے زاہد تھے۔ تم نے اپنے جانشینوں کو مایوس کر دیا۔ غسل سے فارغ ہوتے وقت لوگوں کی یہ کثرت ہوئی۔ کہ پہلی بار نماز جنازہ میں کم و بیش ۵۰ پچاس ہزار کا مجمع تھا۔ اس پر آنے والوں کا سلسلہ قائم تھا۔ یہاں تک کہ چھ بار نماز جنازہ پڑی گئی۔ اور عصر کے قریب لاش دفن کر دی گئی۔ اس وصیت کے موافق خیزران کے مشرقی جانب ان کا مقبرہ تیار ہوا[32]۔

خلاصہ بحث

مندرجہ بالا بحث سے یہ ثابت ہوتا ہے، کہ انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن نے جو مغالطے کیے ہیں، یہ اسلامی تاریخ سے کم واقفیت کا نتیجہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ اس تحقیق میں امام ابو حنیفہؒ اور ان کی شخصیت پر تحقیق کر کے انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن کے الزامات کو زائل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور عقلی اور نقلی دلائل کے ذریعے اس کا رد کیا گیا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

1 جون، لینزے، انسائیکلوپیڈیا آف ریلجن ۱: ۲۱، تھامسن گیل کارپوریشن، امریکہ، ۲۰۰۵ء

2 صدیقی، محمد علی، امام اعظم اور علم الحدیث: ۱۳۱، انجمن دار العلوم الشہابیہ سیالکوٹ، ۱۹۸۱ء

3 ابن حجر المکی، احمد، شہاب الدین، الخیرات الاحسان: ۴۳، ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، پاکستان، ۱۴۱۴ھ

4 ابن خلکان، احمد بن محمد بن ابی بکر، وفیات الاعیان فی انباء ابناء الزمان ۵: ۴۰۵، دار صادر، بیروت، ۱۹۹۴ء

5 الخیرات الاحسان: ۴۳

6 وفیات الاعیان ۵: ۴۰۵

7 نفس مصدر

8 الخیرات الاحسان: ۴۱

9 قریشی، مشتاق احمد، امام اعظم ابو حنیفہؒ کے حیات و فقہی کارنامے: ۲۴، مکتبۃ القریش، اردو بازار لاہور، ۲۰۰۷ء

10 نفس مصدر: ۲۲
11 نعمانی، علامہ شبلی، سیرت النعمان: ۳۴، مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی (س۔ن)
12 الحافظ، احمد بن علی ابی بکر، خطیب بغداد، تاریخ بغداد ۱۳: ۲۳۲۶، دار الکتاب العربی، بیروت لبنان (س۔ن)
13 جعفری، رئیس احمد، سیرت ائمہ اربعہ: ۱۶، شیخ غلام علی اینڈ سنز حیدر آباد، ۱۹۶۸ء
14 نفس مصدر
15 الخیرات الاحسان: ۱۰۰
16 یوسف صالحہ، محمد بن یوسف، عقود الجمان: ۵۹، مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی، ۱۹۷۴ء
17 موفق بن احمد المکی، مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہؒ ا: ۵۷، مکتبۃ اسلامیہ، میزان مارکیٹ کوئٹہ، ۱۴۰۷ھ
18 نفس مصدر: ۵۵
19 العسقلانی، ابن حجر، تہذیب التہذیب ۱۰: ۴۴۹، دار الفکر بیروت (س۔ن)
20 ذہبی، تذکرۃ الحفاظ ا: ۶۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱۴۱۹ھ
21 نفس مصدر ا: ۱۶۸
22 الخیرات الاحسان: ۶۳
23 نفس مصدر: ۲۰۹
24 الخیرات الاحسان: ۳۲ بحوالہ شرح فقہ الاکبر: ۸۸
25 نفس مصدر ۳۳- ۴۴ بحوالہ کتاب العالم والمتعلم ۲۰- ۲۱
26 الخیرات الاحسان: ۳۵- ۳۶، بحوالہ شرح فقہ الاکبر: ۸۹
27 نفس مصدر
28 اے جے ونسنک مقالہ نگار اُردو، دائرہ معارف اسلامیہ، مادہ، المرجئۃ ۲۰: ۴۰۲- ۴۰۷، لاہور، (س۔ن)
29 اشعری، امام ابو الحسن، مقالات الاسلامیین، اُردو ترجمہ مسلمانوں کے عقائد وافکار، از مولانا محمد حنیف ندی: ۱۴۸، ادارہ ثقافت اسلامیہ ۲ کلب روڈ لاہور (س۔ن)
30 نفس مصدر: ۳۲ بحوالہ شرح فقہ الاکبر: ۸۸
31 جعفری، سید رئیس احمد، سیرت ائمہ اربعہ: ۵۸، شیخ غلام علی اینڈ سنز ادبی مارکیٹ، چوک انار کلی لاہور، (س۔ن)
32 نفس مصدر: ۵۹